✿✿✿ تقریر ✿✿✿

تقریر بابت اخلاقیات
وقت 5-7 منٹ

ایثار کے نمونے

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں سچے مومنوں کی تعریف کرتے ہوئے فرماتا ہے۔
یُؤۡثِرُوۡنَ عَلٰۤی اَنۡفُسِہِمۡ وَلَوۡ کَانَ بِہِمۡ خَصَاصَۃٌ (الحشر:10)
کہ وہ اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ خود ان کو تنگی و تنگ دستی ہو۔

پھول ہی پھول ملیں گے یہ مرا وعدہ ہے
کانٹے راہ سے اوروں کے ہٹاؤ تو سہی

معزز سامعین! آج مجھے ایثار کے نمونے موضوع پر گفتگو کرنی ہے۔

ایثار کے لفظی معنٰی ترجیح دینا کے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر دوسروں کی ضرورت کو اپنی ذاتی حاجت پر ترجیح دینا "ایثار" کہلاتا ہے۔ ایثار و ہمدردی، اسلام کا شعار ہے۔ یہ وصف یقین کی قوت، محبت کی شدت اور مشقت پر صبر کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔ ایثار و ہمدردی، مومن کا بہترین وصف ہے کیونکہ مومن اپنی خواہش و حاجت پر دوسرے کو ترجیح دیتے ہوئے اُس کے ساتھ خیر خواہی کرتا ہے۔
ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایثار کی تعلیم پر ہر پہلو سے عمل کر کے دکھایا۔ رحمان خدا کے اس عظیم بندے کی زندگی ایثار کا بے مثال نمونہ تھی۔ ایثار کے باب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا شاندار نمونہ دکھایا ہے جو قیامت تک نوع انسانی کی راہنمائی کرتا رہے گا اور آنے والی نسلیں ہمیشہ اس کامل نمونے سے فیض پاتی رہیں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی بنی نوع انسان کی بہبود اور ہر قسم کی فلاح کے لیے وقف تھی اور اس مقصد کے لیے آپ ہمہ وقت تیار رہتے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہمارے لیے اُسوۂ حسنہ اور کامل نمونہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پر اگر ہم ایک نظر ڈالیں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو کر سامنے آتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جذبہ ایثار سے سرشار تھے۔
ایک موقع پر حضرت فاطمہؓ نے عرض کیا میرے ہاتھوں میں چکی چلا چلا کر گٹے پڑ گئے ہیں۔ آپ کے پاس غلام آئے ہیں۔ آپ ہمیں ایک غلام عنایت فرمادیں۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کی قسم! مَیں تم کو اس حال میں غلام نہیں دے سکتا۔ جبکہ اَہلِ صُفَّہ اپنے پیٹوں کو بھوک کی وجہ سے لپیٹے ہوئے پھر رہے ہیں اور میرے پاس ان پر خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں۔ مَیں ان غلاموں کو بیچ کر ان کی قیمت اُن اَہلِ صُفَّہ پر خرچ کروں گا۔"...پھر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹی کو مخاطب ہو کر فرمایا: جب تم رات کو اپنے بستر پر لیٹو تو تینتیس مرتبہ سُبحَانَ اللہ اور تینتیس مرتبہ اَلحَمدُ لِلّٰہ اور چونتیس مرتبہ اَللّٰہُ اَکبَر پڑھا کرو۔ یہ دعا تمہارے لئے خادم سے بہتر ہے۔

(شرح العلامہ الزرقانی الجزء السادس صفحہ 123)

سامعین! رحم و محبت کے زبانی دعوے آسان ہوتے ہیں، عملی طور پر رحم و محبت کا ثبوت یہ ہے کہ انسان اپنی ضرورت پر دوسروں کی ضرورت کو ترجیح دے، خود بھوکا رہ کر دوسروں کو کھانا کھلائے، اپنی خواہشات کو مارے اور دوسرے ضرورت مندوں کے کام آئے۔
ایک غیر مسلم شاعر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس طرح خراج عقیدت پیش کیا۔

مرے سینے کی دھڑکن ہیں میری آنکھوں کے تارے ہیں
سہارا بے سہاروں کا خدا کے وہ دُلارے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ حسنہ میں ایثار کا وصف نمایاں حیثیت رکھتا ہے، اس کا اثر ہر موقع پر نظر آتا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری حیاتِ طیبہ ایثار سے عبارت ہے۔ آپؐ نے بنی نوع انسان کی ہدایت اور فلاح کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی، سختیاں برداشت کیں، مصیبتیں جھیلیں، جنگیں لڑیں، جنگوں میں مشکل اور صبر آزما گھڑیاں دیکھیں، آپ کے پیارے اصحاب اور قریبی عزیز شہید ہوئے، یہ سب کچھ کسی ذاتی مفاد یا غرض کے لیے نہ تھا، بلکہ صرف اور صرف اس لیے کہ لوگ ہدایت اور فلاح پائیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو گرم بستر میں آرام کرنے کی بجائے خوبصورت اور لمبی نماز پڑھتے یہاں تک کہ آپؐ کے پاؤں مبارک سوج جاتے، آپؐ نہایت درد سے بنی نوع انسان کی ہلاکت سے بچنے کی دعا کرتے۔ یہاں تک کہ عرش کے خدا کو اپنے پیارے محبوب کے لیے کہنا پڑا۔ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ (الکہف 7) کہ کیا تو شدتِ غم سے اپنے آپ کو ہلاک کر دے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

”مَیں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے...وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اُس کی جان گداز ہوئی اس لئے خدا نے جو اُس کے دل کے راز کا واقف تھا اُس کو تمام انبیاء اور تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی۔“

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 118۔119)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایثار سے اُمت میں اتحاد قائم ہوا۔ آپ انتظامی امور میں صحابہ کرام سے بحکمِ الٰہی مشورہ کرتے تھے اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ آپ صحابہ کرام کی رائے کے مقابلہ میں اپنی رائے واپس لے لیا کرتے تھے۔ غزوہ احد کے موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ مانگا کہ آیا مدینہ کے اندر رہ کر مقابلہ کیا جائے یا باہر میدان میں نکل کر دفاع کیا جائے۔ اس معاملہ میں آپؐ کی رائے شہر کے اندر رہ کر دفاع کرنے کی تھی۔ لیکن اکثر صحابہ نے اور خصوصاً ان نوجوانوں نے جو بدر کی جنگ میں شامل نہیں ہوئے تھے اور اپنی شہادت سے خدمتِ دین کا موقع حاصل کرنے کے لئے بیتاب ہو رہے تھے بڑے اصرار کے ساتھ عرض کی کہ شہر سے باہر نکل کر کھلے میدان میں مقابلہ کرنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن کے جوش کو دیکھ کر اپنی رائے واپس لے لی۔

پیارے دوستو! گھریلو زندگی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم حسبِ حال سادگی اور قناعت کا طریق اختیار فرماتے تھے۔ یہ بھی ایک قسم کی تیاری ہوتی تھی کہ خود تکلیف اٹھا کر اور قربانی کر کے دوسروں کی ضروریات مقدم رکھی جائیں۔ حضرت عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سے مدینہ تشریف لائے آپؐ کے خاندان نے کبھی مسلسل تین دن گندم کی روٹی نہیں کھائی، یہاں تک کہ آپؐ کی وفات ہوئی۔ نیز انہوں نے بیان کیا کہ ہمارا پورا پورا مہینہ اِس حال میں گزر جاتا تھا کہ جس میں ہم آگ نہیں جلاتے تھے۔ کھجور اور پانی پر گزر بسر ہوتی تھی سوائے اِس کے کہ کچھ گوشت (بطور تحفہ) کہیں سے آجائے۔

(بخاری کتاب الرقاق)

ایک عورت نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک حاشیہ دار چادر پیش کی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چادر کو اپنے اوپر اوڑھ لیا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ چادر پہنے ہوئے صحابہ میں سے ایک شخص نے دیکھا تو عرض کی یارسول اللہ! یہ چادر کتنی اچھی ہے۔ یہ مجھے عنایت فرمادیں۔ حضورؐ سے یہ چادر اُسے عطا فرمادی۔

(بخاری کتاب الادب)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اہل خانہ کی بھی ایسی تربیت فرمائی کہ وہ اس ایثار میں آپ کا ساتھ دینے میں خوشی اور فخر محسوس کیا کرتے تھے۔ حضرت ابوبصرہ غفاریؓ بیان کرتے ہیں کہ مَیں قبول اسلام سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضورؐ نے میرے لئے بکری کا دودھ پیش کیا جو آپؐ کے اہل خانہ کے لئے تھا حضورؐ نے مجھے سیر ہو کر پلایا اور صبح مَیں نے اسلام قبول کر لیا۔ بعد میں مجھے پتہ لگا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل خانہ نے وہ رات بھوکے رہ کر گزاری جبکہ اس سے پچھلی رات بھی بھوکے گزاری۔

(مسند احمد بن حنبل)

ڈاکٹر گستاوویل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے متعلق لکھتے ہیں:

(ترجمہ)"محمدؐ نے اپنے لوگوں کے لئے ایک روشن نمونہ قائم کیا۔۔۔ آپؐ بیماروں کی تیمارداری کرتے اور اُن سے ہمدردی کا اظہار کرتے آپؐ کی شفقت اور فیاضی بے پناہ تھی۔ باوجود بے شمار تحائف جو آپؐ کو مختلف طرف سے مسلسل پیش ہوتے رہتے تھے آپؐ گھر میں بہت کم رکھتے۔ کیونکہ ان کو بھی آپؐ عوام کا ہی حصہ سمجھتے تھے۔"

(گستاویل)

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں

کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

شاگردوں کا کمال دراصل استاد کی تعلیم و تربیت کا کمال ہوتا ہے۔ صحابہ کرام کے اندر جو ایثار آیا وہ اپنے مربی رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی تربیت سے آیا۔ آپؐ نے مدینہ منورہ میں غریب مہاجریں کے مسائل حل کرنے کے لیے مہاجرین اور انصار کے درمیان جو مواخات قائم فرمائی اس کے تحت عظیم انصار نے عظیم مہاجرین کے لیے مثالی ایثار سے کام لیا۔ صحابہ کرام کی قربانیاں تاریخ اسلام کا جھومر ہیں۔

جب مہاجرین مدینہ آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ اور سعد بن ربیع رضی اللہ عنہ کے درمیان مواخات کرائی۔ سعد بن ربیعؓ نے عبد الرحمانؓ سے کہا۔ انصار میں سے مَیں سب سے زیادہ مال دار ہوں۔ مَیں تمہیں اپنا نصف مال بانٹ دیتا ہوں اور میری دو بیویاں ہیں۔ ان دونوں کو دیکھ لو اور جو تمہیں زیادہ پسند ہو اس کا نام مجھے بتاؤ۔ مَیں اُسے طلاق دیتا ہوں۔ پس جب وہ اپنی عدت پوری کر چکے تو تم اس سے نکاح کر لینا۔ حضرت عبد الرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ نے (یہ سن کر) کہا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اہل اور تمہارے مال میں برکت ڈالے۔ مجھے صرف بتا دیجئے کہ تمہارا بازار کہاں ہے؟ اس پر انہوں نے عبد الرحمان کی بنو قینقاع کے بازار کی طرف راہنمائی کر دی پس جب وہ واپس لوٹے تو ان کے پاس فروخت سے بچا ہوا پنیر اور گھی تھا۔

(بخاری کتاب فضائل الصحابة باب اخاء النبی بین المهاجرین والانصار)

صحابہ رضوان اللہ علیہم نے سرورِ کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ایثار کی تربیت پا کر اُسے اپنی عملی زندگی میں اپنایا۔ یرموک کی جنگ میں حارث بن ہشام، عکرمہ بن ابی جہل اور سُہیل بن عمرو (رضی اللہ عنہم) شہید ہوئے۔ وہ جب زخمی حالت میں پڑے تھے تو (لوگ) اُن کے پاس پانی لائے۔ لیکن ان میں سے ہر ایک نے جب اس کی طرف پانی بڑھایا گیا اسے اگلے آدمی کے پاس بھیج دیا اور کہا کہ یہ پانی اُسے پلا دو۔ چنانچہ وہ سب وفات پا گئے اور ان میں سے کسی نے پانی نہ پیا۔ راوی نے بتایا کہ عکرمہ نے پانی طلب کیا لیکن انہوں نے دیکھا کہ سہیل ان کی طرف دیکھ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ یہ پانی انہیں پلا دو۔ پھر سہیل نے دیکھا کہ حارث ان کی طرف دیکھ رہے ہی تو انہوں نے بھی کہا کہ اس کو پانی دے دو۔ پانی ابھی ان تک نہیں پہنچا تھا کہ وہ سب وفات پا گئے۔

(الاستیعاب فی معرفة الاصحاب جلد 3 ذکر عکرمه)

یہ وہ عظیم صحابہ تھے جن کے بارے میں خدا کے رسول نے فرمایا تھا:

اَصْحَابِی کَالنُّجُومِ بِاَیِّهِمُ اقْتَدَیْتُم اِهْتَدَیْتُمْ

کہ میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جس کی پیروی تم کروگے کامیاب ہو جاؤ گے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کسی صحابی کو بکری کی سری تحفتاً بھجوائی گئی تو انہوں نے کہا کہ مجھ سے زیادہ مستحق فلاں شخص اور اس کا عیال ہے۔ وہ بتاتے ہیں کہ جب ان کی طرف سے وہ سری بھجوائی گئی تو انہوں نے اپنے سے زیادہ مستحق شخص کا پتہ دیا حتیٰ کہ یہ سری باری باری سات گھروں تک گئی اور پھر پہلے صحابی تک پہنچ گئی۔

(المستدرك للحاكم كتاب التفسير تفسير سورة الحشر۔ قصة ایثار الصحابة رضی الله عنه)

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایثار

سامعین! اب مَیں آپ کے سامنے جذبۂ ایثار کا ایسا واقعہ رکھنے جا رہا ہوں جس کو سن کر بے ساختہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کو دل کرے گا کہ کیسے کیسے ہیرے اور موتی صحابہ کرام کی صورت میں آپؐ نے ہمارے لئے بطور رہنما کے چھوڑے ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ جب خنجر کے وار

سے زخمی ہوئے اور بظاہر زندگی کے آثار باقی نہ رہے تو آپؓ نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو ام المومنین حضرت عائشہؓ کے پاس بھیجا اور ان سے کہنا کہ آپ کو عمر السلام علیکم عرض کرتا ہے اور پھر انہیں کہنا کہ عمر آپ سے اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونے کی اجازت مانگتا ہے۔ یہ سُن کر حضرت اُمّ المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواباً کہا۔ وَاللّٰہِ کُنْتُ اُرِیْدُہٗ لِنَفْسِی وَلَاُوثِرَنَّہٗ بِہِ الیَومَ عَلٰی نَفسِی۔ اللہ کی قسم! یہ جگہ تو مَیں نے اپنے لئے مخصوص کر رکھی تھی مگر آج اس جگہ کے لئے مَیں اپنے نفس پر عمر کو ترجیح دیتی ہوں۔

(بخاری کتاب فضائل اصحاب النبی)

صحابہ کے ایثار کے یہ نمونے ہمارے لئے مشعل راہ ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں آپؐ کے اس اعلیٰ خلق کو اختیار کریں اور اللہ تعالیٰ کے پیار کے وارث بنیں۔

خدا کا بندہ وہی ہے مری نگاہوں میں
جو ہو شمار ہر انساں کے خیر خواہوں میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ اپنے گھر میں پوچھا کہ ہمارے گھر میں کیا ہے؟ عائشہؓ نے دو اشرفیاں نکال کر دیں اور کہا یہی ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتھیلی پر رکھ لیں اور کہا کہ کیا حال ہے اس نبی کا جو پیچھے دو اشرفیاں چھوڑ جائے اور پھر اسی وقت تقسیم کر دیں۔“

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 307)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان پاک نمونوں پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

(اس تقریر کی تیاری میں مکرم حافظ عبد الحمید صاحب کے ایک مضمون سے مدد لی گئی ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ)